جناب پروفیسر غلام ربانی انور

علم وحکمت کے پیکر دارالعلوم لکی مروت کے حضرت مولانا ناظم صاحبؒ

(ایک علمی اور روحانی شخصیت)

حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب دارالعلوم لکی مروت کے ناظم اعلیٰ بھی گزشتہ ماہ اللہ کو پیارے ہوگئے مرحوم کو جامعہ دارالعلوم حقانیہ، اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ سے والہانہ تعلق تھا تمام سیاسی اور مذہبی تحریکات میں انہوں نے ہمیشہ مولانا عبدالحقؒ کا اتباع کیا دارالعلوم کے مہتمم ثانی حضرت مولانا سمیع الحق کے دینی اور سیاسی مساعی پر ہمیشہ خوش ہوتے تھے اور مولانا کو غائبانہ اپنی مخلصانہ دعاؤں سے نوازا کرتے تھے انہوں نے دارالعلوم حقانیہ سے بھی اکتساب فیض کیا تھا حضرت شیخ کے خصوصی تلامذہ میں سے تھے دارالعلوم مرحوم کے ورثاء اور پسماندہ کے ساتھ برابر کا غم میں شریک ہے اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ مرحوم کو اپنی رحمتوں سے نوازے۔ (ادارہ)

کچھ ایسے بھی اُٹھ جائیں گے اِس بزم سے جن کو   تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

بڑے بڑے انسانوں کے دِل موت کی سنگینی کے سامنے چھوٹ گئے۔ کئی آبدار موتی اس نے اُچک لیے۔ کتنے ہی گنجہائے گرانمایہ زیرِ زمین ہوگئے اور علم وحکمت وحسن وجمال کی کیسی کیسی صورتیں پیوند خاک ہو کر ابدی نیند سو گئیں۔ ؎

مت سہل انہیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں   تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

اس دنیا میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بڑے بڑے برگزیدہ انبیاء۔ اولیاء۔ صوفیاء اور بزرگانِ دین کو بھیجا۔ اور اپنا وقت اور مشن پورا کر کے چلے گئے۔ دنیا میں جو آیا۔ جانے کے لیے جو نقش اُبھرا مٹنے کے لیے اور چشم بینا موجودات کے ہر ذرہ پر کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ کا نوشتۂ ازل کندہ دیکھتی ہے ؎

جز ذاتِ خداوند کہ ہے دائم وقائم   دنیا میں سدا کون رہا ہے نہ رہے گا

آہ۔ زہد واتقا۔ علمِ وعرفان اور روحانی آسمان کے درخشندہ ستارے دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے علوم ظاہری و دینیہ کے خزانے سہل کر دیئے تھے اور اسرار باطنی کے گنجینے بھی ان کے لیے ارزاں تھے ؎

درکفے جام شریعت درکفے سندانِ عشق　　　ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن

وہ دارالعلوم لکی مروت کے بانی ارکان میں سے تھے۔ جن کی پوری حیات ایک روشن مینار کی مانند تھی۔ جن سے پاکستان وافغانستان اور دیگر کئی علاقوں کے علماء اور طلبہ نے مختلف قسم کے علوم ظاہری و باطنی میں استفادہ کیا وہ ایک ایسے روشن چراغ تھے کہ جس کی ضیاپاشیوں سے بہت سے مسلمانوں کے قلوب جگمگا اُٹھے۔ اگرچہ اُن کا تعلق ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے ایک پُربہار اور جنت نظیر کہار کی وادی "پنیالہ" کے ایک علمی گھرانے سے تھا۔ لیکن انہوں نے دُور دُور کئی بڑے بڑے بزرگوں اور علماء سے علم و کمال کی تحصیل کی فارغ دیوبند تھے۔ عالمِ باعمل۔ قاری۔ خوش الحان۔ خوش شکل۔ خوش گفتار۔ خوش نویس ایک ادیب اور شاعر بھی تھے۔ جب قرآن پڑھتے تو محسوس ہوتا ایک ایک حرف روح کی زبان سے ادا ہو رہا ہے سننے والوں پر رقت طاری ہو جاتی۔ وہ ایک بہترین خطیب تھے جب خطابت پر آتے تو پتھر دلوں کو گداز کرتے۔ ان کی دُعاؤں میں وہ تاثیر ہوتی کہ دلوں کو گرماتی اور روحوں پر سرخوشی بن کر چھا جاتی۔ میں نے بڑے بڑے سرکشوں کو اس کی محفلوں میں زارو قطار روتے ہوئے دیکھا تھا۔ علم کے سمندر تھے تمام مذہبی افکار و نظریات سے آشنا تھے۔

انتہائی خشوع وخضوع والے بزرگ تھے۔ علاقہ مروت کے لوگ دُور دُور سے آپ کی وعظ اور خطبہ سننے آتے۔ پتنگوں کی طرح اِس شمعِ عاشقِ رسولؐ کے گرد جمع ہوتے۔ عقیدت اور ارادت کے پھول نچھاور کرتے۔

حضرت مولانا ناظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے باعمل عالم ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ تھی کہ وہ حد درجہ منکسر المزاج تھے۔ فخر وغرور نام کو نہ تھا خوبیٔ گفتار و کردار کا کیا کہئے۔ اُن میں انسانیت، شرافت شائستگی اور حلم ووقار کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا خلیق وملنسار بامروت اور باحیا تھے۔ خوش اطوار اور خوش طبع تھے آپ کے چہرے پر ہر وقت بشاشت رہتی تھی۔

حضرت مولانا ناظم صاحب کی ذاتی مساعی اور کوششوں سے لکی مروت کے بہت سے غیر آباد مساجد آباد ہو گئے۔ جہاں آپ نے جمعہ کا ایک خطبہ دیا بس وہ مسجد آباد ہو گئی۔ وہ زندگی بھر علم و تدریس اور وعظ و تبلیغ سے وابستہ رہے۔ اصلاح قوم پر کمربستہ رہتے شعلہ بیان لیکن درویش صفت عالم تھے۔

لکی مروت میں ۲۵ سال خدمتِ دین کا فریضہ انجام دیا لیکن ذاتی گھر تک نہ بنایا۔ مولانا سے جو ایک دفعہ ملتا۔ بس اسی کا گرویدہ بن جاتا۔ خدا نے اس میں ایک روحانی کشش رکھی تھی۔ ان کا خلوص اور ایمان بہت بلند تھا۔ اُن کے ظاہر و باطن میں کوئی فرق نہ تھا ان کی ہستی شرافت و نجابت کا پیکر تھی۔

آج بھی ضلع لکی مروت، بنوں، ڈیرہ اسماعیل خان بلکہ پورے جنوبی اضلاع کے علماء، طلبہ شرفاء اور عوام کے دلوں میں اس کی یاد تازہ ہے اور تازہ رہے گی اس لیے کہ انہوں نے اپنی قیمتی زندگی خدمتِ دین کے لیے وقف کر دی تھی۔ وہ ایک حق گو اور بے باک انسان تھے۔ میں نے اُسے کبھی کسی گروہ یا انسان کے خلاف نفرت کرتے یا گلہ شکوہ کرتے نہیں سُنا۔ میٹھے اور دلربا آدمی تھے۔ آپ نے اپنے علم اور باطنی فیوض سے انسانوں کی ذہنی و فکری بالیدگی فرمائی۔

سچے اور پُرخلوص عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ایسے ویسے عاشق نہیں۔ بلکہ دیارِ عشق میں سب کچھ لٹا گئے۔ جب پہلے حج سے واپس آئے۔ تو ایک خطبے میں درد بھرا نعتیہ کلام ایسا سُنایا کہ خود بھی چیخ چیخ کر روتے رہے اور سننے والوں کو ایسا رلایا کہ خود رونے کو ترس آیا۔ "ابکا" کا لفظ اگر کسی کے لیے ہے تو وہ حضرت مولانا حبیب اللہ تھے۔ ساری زندگی عشقِ رسول میں روتے روتے رخساروں پر گڑھے بن چکے تھے۔ اور اُن آنسوؤں پر کیا گزری ہوگی جو دل میں آئے مژہ تک آنہ سکے۔ بے شک ؎

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

علم و عرفان کی چلتی پھرتی ہستی تھی۔ مسجد میں بازار میں دارالعلوم میں گلیوں میں کھلیانوں میں لوگ آپ سے مختلف مسائلِ دین پوچھتے اور آپ جواب دیتے۔ کبھی اس میں عار محسوس نہیں کی کسی گلی میں مجھ سے مسائل پوچھے جا رہے ہیں۔ دارالعلوم میں دارالفتاویٰ کے انچارج تھے۔ مختلف فتوے ڈاک کے ذریعے پوچھے جاتے آپ جوابات دیتے۔ مسائلِ دین میں بہت تحقیق کرنے والے عالم تھے جب ایک دفعہ فتویٰ صادر فرما دیتے چٹان کی طرح اس پر ڈٹے رہتے۔

ایک دفعہ مجھے یاد ہے صدر یحییٰ خان کے مارشل لاء کا دور تھا۔ حکومت نے اعلان کیا۔ کہ کوئی حکومت کی مرضی کے بغیر عید نہیں کرے گا۔ آپ کے پاس چاند کی شہادتیں آئیں۔ آپ نے عید کا فتویٰ دیا۔ حکام بالا حرکت میں آئے آپ نے کسی کی پرواہ نہ کی۔ اور کھلے میدان میں نماز عید پڑھائی۔ بہت نڈر، داعی اور حق پرست عالم تھے۔ امیروں اور جاگیرداروں کے خلاف تھے اور غریبوں کے دوست اور غریب پرور تھے۔ بڑے روحانی کمالات کے حامل بزرگ تھے۔ بڑے بڑے افسران کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔

حضرت ناظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ عام عادات، اطوار اور اخلاق میں سراپا سنت معلوم ہوتے تھے۔

آپ نے اپنی ظاہری اور باطنی علوم سے شجرِ اسلام کی آبیاری کی۔ آپ میں جرأت۔ استقامت اور استقلال کے قدرتی محاسن موجود تھے۔ آپ فروعی اختلافات اور گروہ بندی میں کبھی نہ پڑے۔ علماءِ دیوبند کے نمائندے تھے۔

آخری عمر میں بہت ضعیف اور کمزور ہو گئے۔ مختلف جسمانی امراض نے آن گھیرا۔ لیکن آپ کے دینی مشاغل میں فرق نہ آیا۔ گویائی ختم ہوئی لیکن تلاوت اور وردِ حدیث زبان پر تھی۔ علم وعرفان کی یہ شمع آخرکار اس سال رمضان المبارک کی ایک مقدس رات کو بجھ گئی۔

آپ کی موت علاقۂ مروت کے لیے خصوصاً اور پاکستان کے لیے عموماً ایک بڑا صدمہ ہے۔ آپ لکی مروت کی بڑی جنازہ گاہ میں آسودۂ خاک ہیں۔ ع

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

(بقیہ صفحہ نمبر ۳۸ سے)

کیونکہ جو شخص اپنے ماتحتوں، غلاموں اور بے کس ومجبور لوگوں کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرے گا وہ کیسے پڑوسیوں ہمسایوں، عزیز واقارب اور والدین وغیرہ کے حقوق میں کوتاہی کر سکتا ہے، بلکہ اس کے دل میں کمزور طبقہ سے ہمدردی و الفت ایسی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ان کے دکھ کو اپنا دکھ اور ان کے سکھ کو اپنا سکھ تصور کرنے لگتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس کی اس کیفیت کی وجہ سے برکتوں اور نعمتوں سے نوازتے ہیں اور اس کے سامنے ہمہ وقت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ارشادات تازہ رہتے ہیں کہ جو مجھ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے اس کو فقر وفاقہ کے لیے تیار رہنا چاہیئے، مجھے ضعفاء میں تلاش کرو، اے اللہ مجھے مسکین رکھ اسی حالت میں موت دے اور مسکین ہی اٹھا۔ آمین یا رب العالمین۔

قارئین کی خدمت میں

بعض ناگزیر وجوہ کی بناء پر الحق کا تازہ شمارہ قارئین کی خدمت میں تاخیر سے پیش کیا جا رہا ہے جس پر ادارہ معذرت خواہ ہے اس کے بعد کا شمارہ بھی آخری مراحل میں ہے جو بروقت پہنچ جائے گا انشاء اللہ۔ اس طرح پرچہ کی اشاعت پھر سے حسب معمول اور بروقت ہوا کرے گی۔ (ادارہ)